از: امام ولی اللہ دہلویؒ

تعزیری قوانین کی حکمت

نوعِ انسانی کے عام افراد اخلاقِ فاضلہ اور اعمالِ صالحہ کے زیور سے آراستہ نہیں ہوتے اور حیوانی خواہشات، ردّی اخلاق اور تخریبی اعمال کی شکل اختیار کر کے ان پر غالب ہوتی ہے اس لیے عموماً ان سے ناشائستہ حرکات سرزد ہوتی ہیں جن کا شہریّت و مدنیّت کے نظام صالح پر بُرا اثر پڑتا ہے اور اس میں مختلف قسم کی معاشرتی اور اخلاقی فساد اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح ضروری ہوتی ہے اور وہ زجر و توبیخ کے محتاج ہوتے ہیں اور ان کی اصلاح کے لیے عدل و انصاف پر مبنی قانونِ سزا کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ ہر شخص ہر آدمی کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتا اور نہ ہر شخص کے حق میں معمولی زجر و توبیخ مفید و کارگر ثابت ہوتی ہے اس لیے بعض اوقات قوت کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ خواہ اس کی تنفیذ کوئی جماعت کرے جو مفسد کو قابو کرے یا شخصِ واحد جس کا لوگوں پر اس قدر تسلّط اور دبدبہ ہو کہ اس کے حکم سے انحراف کرنا ان کے لیے تقریباً ناممکن ہو۔ (البدور البازغۃ مترجم ص ۱۶۴)

از: امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ

قرآنی نظام، قربانی کا طالب ہے

اگر تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے اور قرآن کریم کو غالب کرنے کی تحریک میں جان و مال سے کوشش نہ کی تو کوئی دوسری جماعت اس کام کے لیے تیار ہو جائے گی جو مال بھی خرچ کرے گی اور جان بھی لڑائے گی وہ تم جیسی سست اور کاہل اور جان و مال سے دریغ کرنے والی جماعت نہ ہوگی مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم کا انٹرنیشنل نظام بہت بڑی قربانی کا طالب ہے۔ اس راہ میں بہت خطرے ہیں لیکن آخر کار بین الاقوامی غلبہ اور عزت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کی ہوئی جماعت نے جان و مال سے کسی جگہ بھی دریغ نہیں کیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ جماعت کل قومی انقلاب کا مرکز بن گئی اور وہ انقلاب حضرت عثمانِ غنیؓ کے زمانے تک مکمل ہو گیا۔

قرآن کی سرمایہ شکن طاقت بہر کیف غالب رہنی چاہیئے جب اس کی سرمایہ شکنی میں فرق آئے گا اور سرمایہ پرستی ہوگی، ضرور انقلاب آئے گا اور کوئی نہ کوئی سرمایہ شکن طاقت اوپر آ جائے گی لیکن قرآنی انقلاب وہ ہے جس میں سرمایہ شکنی کے ساتھ خدا پرستی شامل رہے گی۔

(جنگِ انقلاب ص ۹۷)